© rasailojaraid.com

وہ بھی ہمارے جواب کو اپنے ہاں لفظ بلفظ نقل کرکے پھر جو چاہیں اس پر خامہ فرسائی کریں۔

(بقیہ مضمون صفحہ ۱۰۳)

اِس دور کو اہلِ تاریخ نے "پرانک دور" کا نام دیا ہے جس میں وید اور گوتم بدھ کی تعلیم کے بجائے پرانوں کی تعلیم پر عمل شروع ہوگیا تھا۔ یہ دور بدھ ازم کے دورِ تنزل سے مسلمانوں کے داخلۂ ہند تک جاری رہا، مورخین کا اتفاق ہے کہ یہ دور قدیم ہندوستان کی تاریخ میں سب سے زیادہ تاریک دور تھا، اس عہد میں بت پرستی اوج کمال کو پہنچ گئی۔ مندر اور عبادت گاہیں زنا و فحش کاری کے اڈے بن گئیں اور مندر کے پجاری ایسے اخلاق سوز اعمال کا ارتکاب کرنے لگے کہ ان کے تصور ہی سے انسانی روح کانپ اٹھتی ہے۔ غرض ہندوستان میں ہندوؤں کی دینی اور اخلاقی حالت بھی اس انتہائی حالت کو پہنچ گئی تھی کہ اس کی اصلاح کی کوئی توقع نہ رہی تھی۔

(باقی)

ایک تنبیہ

ایک فاضل دوست نے متنبہ کیا ہے کہ ترجمان کے پچھلے شمارہ کے ص ۴۹ پر "اھدنا بادی الرأی" کا ترجمہ "حقیر اور رذیل لوگ" کیا گیا ہے جو صحیح نہیں ہے۔ یہ تنبیہ بالکل درست ہے، اور میں اس کے لئے شکرگزار ہوں۔ لیکن میں نے یہ ترجمہ نہیں کیا تھا بلکہ حکیم عبدالرشید محمود صاحب نے ہم لوگوں کیلئے "رذیل" کا جو لفظ استعمال کیا تھا میں نے "بادی الرأی" کے لفظ کے اندر اس کی جھلک دکھائی تھی کہ یہ دونوں الفاظ ایک ہی قسم کے ذہن سے تراش ہوئے ہیں اور معاملہ کے اس پہلو کو نمایاں کرنے کے لئے حکیم صاحب قبلہ کے الفاظ واوین کے اندر دیئے تھے تاکہ ناظرین پر واضح ہوسکے کہ

این دو شمع اند کہ از یک گہر افروختہ اند

امید ہے اس سے کسی صاحب کو غلط فہمی نہیں ہوگی۔ امین احسن (اصلاحی)

© rasailojaraid.com